|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر: 144504250148

1. السلام و علیکم! مجھے آپ سے پوچھنا یہ ہے میرے سسر کا ایک مکان تھا جو اب سیل (sale) ہوگیا ہے ،میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے تین سال پہلے،گھر جو سیل(sale) ہوا ہے ابھی وہ میرا سسر کے نام تھا سسر کا انتقال میرے شوہر سے پہلے ہوا تھا،ان کے میرے میاں کو ملا کر5بیٹے اور 2بیٹیاں ہیں ساس زندہ ہے،(والدین کا انتقال بہت پہلے ہوگیا تھا)مجھے پوچھنا تھا کہ میرے شوہر کے حصہ سے میرے بیٹے اور میرا حصہ بنتا ہے،کتنا حصہ بنتا ہے میرا اور میرا بیٹاکا،سسر کا مکان 8 کڑور40 لاکھ کا سیل ہوا ہیں اور اس میں سے مجھے 19 لاکھ(cash) اور 45 لاکھ (court) میں جمع ہوئے ہیں بیٹا چھوٹا ہے اس وجہ سے بیٹے کی عمر 11 سال ہے،میرے شوہر کے پاس اپنا کچھ نہیں تھا ۔
2. میرے شوہر کے بڑے بھائی بول رہے ہیں (کہ میرے بیٹے کے حصہ سے میری ساس کو دینا ہوگا)
3. یہ بھی بتائیے میرے سسرال والوں نے جو مجھے زیور شادی میں دیا تھا وہ بھی اپنے پاس رکھ لیا یہ بول کر جب میرا بیٹا بڑا ہوگا تب دے گے اس کو،میرے سسرال کے زیور میں کیا میرا حق ہے یا نہیں؟ ساس نے وہ زیور میرے جیٹھ کو دیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

مستفتی:عالیہ زبیر

ڈی48،بلاک کے،نارتھ ناظم آباد ،کراچی

03160004898

**الجواب حامدا ومصلیا**

1. صورت مسئولہ میں سائلہ کےمرحوم سسرنے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہے اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (1152) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سےمرحوم کی بیوہ (سائلہ کی ساس) کو172 حصے،مرحوم کے ہر ایک حیات بیٹے کو168حصے اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو84حصے،مرحوم کے مرحوم بیٹے کی بیوہ(سائلہ) کو21 حصےاور مرحوم کے مرحوم بیٹے کےبیٹے کو119حصے دیے جائیں گے۔

8/96/1152

بیوہ بیٹا بیٹا بیٹا بیٹا بیٹی بیٹی

1 7

12 14 14 14 14 7 7

144 168 168 168 168 84 84

بیٹا

14

12 7

24 14 بیٹا

بیوہ ماں بیٹا

3 4 17

21 28 119

یعنی اگر ترکہ8 کروڑ40 لاکھ روپے ہی ہو تو اس میں سےمرحوم کی بیوہ (سائلہ کی ساس) کو(12541666.66) روپے،مرحوم کے ہر ایک حیات بیٹے کو(12250000)روپے اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(6125000) روپے ،مرحوم کے مرحوم بیٹے کی بیوہ(سائلہ) کو(1531250)روپے اور مرحوم کے مرحوم بیٹے کےبیٹے کو(8677083.33) روپے دیے جائیں گے۔

2) سائلہ کے بیٹے کو اپنے دادا کی میراث میں سے جو رقم ملے گی وہ سائلہ کے بیٹے کی ملکیت ہوگی،اس کی زندگی میں اس رقم میں نہ اس کی والدہ کا حصہ ہے،نہ اس کی دادی کا،نہ کسی اور وارث کا۔

3) سائلہ کے سسرال والوں نے جو زیورات شادی کے موقع پر سائلہ کو دیے تھے اگر وہ زیورات سائلہ کو مالکانہ تصرفات کے ساتھ اس کے حوالے کردیے تھے تو وہ سائلہ کی ملکیت شمار ہوں گے،سائلہ کی ساس کا ان زیورات کو اپنے پاس یہ کہہ کر رکھنا کہ جب میرا بیٹا بڑا ہوگا تب دوں گی درست نہیں،سائلہ کی ساس کو چاہیے کہ وہ زیورات سائلہ کو واپس کردے،تاکہ آخرت کی جواب دہی سے سبکدوش ہوسکے۔

لقولہ تعالیٰ:

 إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۔

ترجمہ:یقین رکھو کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں ،وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں،اور انہیں جلد ہی ایک دیکتی ہوئی آگ میں داخل ہونا ہوگا۔

لما فی الصحيح لمسلم:

عن سعيد بن زيد، قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول:" من أخذ شبرا من الأرض ظلما، فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع أرضين"۔

حضرت سعید ابن زید-رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس شخص نے کسی کی زمین سے ظلماً ایک بالشت جگہ بھی لی اس کو قیامت کے دن سات زمینوں سے اس کا طوق پہنایا جائے گا"۔

(باب تحريم الظلم وغصب الارض،رقم الحديث:1610،ج:32،ص:1089،ط،بشریٰ)

لما فی سنن ابن ماجة:

عن أنس ابن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم:"من فر من ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة"۔

حضرتِ انس- رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" جس شخص نے اپنے وارث کو میراث سے محروم کیا  تو قیامت  کے روز اللہ تعالی اس کو اس کے جنت کے حصے سے محروم کر دیں گے"۔

(كتاب الوصايا، باب الحيف في الوصية، رقم الحديث:2703، ج:2، ص:730،ط بشریٰ)

لما فی رد المحتار:

"كل أحد يعلم الجهاز للمرأة إذا طلقها تأخذه كله، وإذا ماتت يورث عنها."

(ج1،ص158،ط:سعید،کراچی)

وفیه أیضاً:

"قلت: ومن ذلك ما يبعثه إليها قبل الزفاف في الأعياد والمواسم من نحو ثياب وحلي، وكذا ما يعطيها من ذلك أو من دراهم أو دنانير صبيحة ليلة العرس ويسمى في العرف صبحة، فإن كل ذلك تعورف في زماننا كونه هدية لا من المهر، ولا سيما المسمى صبحة، فإن الزوجة تعوضه عنها ثيابها ونحوها صبيحة العرس أيضاً."

(ج3،ص153،ط سعید کراچی)

لما فی الفتاوی الھندیۃ**:**

"وإذا بعث الزوج إلى أهل زوجته أشياء عند زفافها، منها ديباج فلما زفت إليه أراد أن يسترد من المرأة الديباج ليس له ذلك إذا بعث إليها على جهة التمليك، كذا في الفصول العمادية."

(ج1،ص327،ط رشیدیۃ،کوئٹہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

27/04/1445ھ

12 /11/2023ش



27/04/1445ھ

12 /11/2023ش